ملک راحت نسیم سوہدروی

طِبِّ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم

فخرِ کونین، رحمتِ دوعالم، طبیبِ روحانی وجسمانی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں انسانیت کے ہر شعبہ کے لئے راہنمائی موجود ہے۔ اور انسانیت پر دوسرے ہزارہا احسانات میں سے آپ کا ایک احسانِ عظیم یہ بھی ہے کہ آپؐ نے جو طبی اصول آج سے چودہ سو برس پہلے بیان فرمائے تھے (آج کے اس ترقی یافتہ دور میں مغرب کے سائنس دان اور ڈاکٹر باوجود اپنی اسلام دشمنی کے، نہ صرف ان کو جھٹلا نہیں سکے بلکہ ان کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔ آج کی اس صحبت میں ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فلسفۂ علاج و معالجہ اور طب و صحت سے متعلق آپؐ کے ارشادات ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ خداوندی میں سوال کیا:

"اے میرے پروردگار بیماری کس کی جانب سے ہے؟

اللہ بزرگ و برتر نے فرمایا:

"میری طرف سے!"

پھر انہوں نے سوال کیا،

"دوا کس کی جانب سے ہے؟"

ارشاد ہوا، "دوا بھی میری طرف سے ہے!"

ان سوالات کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا، "پھر معالج کا کیا کام ہے؟"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

" معالج کے ہاتھ سے دوا بھیجی جاتی ہے !"

اس مکالمہ سے فلسفۂ علاج معالجہ بخوبی سمجھ میں آجاتا ہے ۔ اسی لئے اطبا حضرات اپنے نسخے کے اوپر " ہو الشافی " لکھتے ہیں کہ شفا اللہ کے ہاتھ ہے اور ان کی دوا صرف ذریعہ ہے ۔

دوا اور تقدیر :

علاج و معالجہ کے سلسلہ میں عمومًا یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کیا دوا تقدیرِ الٰہی بدل سکتی ہے ؟ ذیل کی حدیث میں اس سوال کا بہترین جواب موجود ہے :

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے سوال کیا ، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، کیا تقدیر کے معاملے میں دوا سود مند ہو سکتی ہے ؟ اس کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" الدواء من التقدیر وھو ینفع من یشاء بما یشاء "

کہ " دوا بھی تو تقدیرِ الٰہی سے ہے ، وہ جسے چاہے اور جیسے چاہے نفع بخشتی ہے !"

(الجامع الصغیر)

دیکھیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مختصر سے جملے میں تقدیر کے کتنے بڑے مسئلے کو حل کر دیا یعنی تقدیر کا کسی کو علم نہیں ۔ لہٰذا کوشش بہرحال اچھائی کی کرنی چاہیئے ——— علاج نہ کرنا بھی گناہ ہے ۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے حضرت زیاد بن علاقہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا ۔ چند بدو حاضرِ خدمت ہوئے اور انہوں نے سوال کیا ، یا رسول اللہ ، اگر ہم علاج نہ کریں تو کیا ہم پر کچھ گناہ ہوگا ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" ہاں اللہ کے بندو ، تم علاج کیا کرو ، اللہ بزرگ و برتر نے ایک کے سوا کوئی ایسی بیماری نہیں پیدا کی جو لا علاج ہو "

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا :

" یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، وہ کونسی بیماری ہے ؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اَلْھَرَمُ" "وہ بڑھاپا ہے"!

اس حدیث میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کوئی مرض لا علاج نہیں ہے اور علاج نہ کرنا گناہ ہے اس لئے کسی بیماری میں مایوس نہیں ہونا چاہیئے، اور بڑھاپا چونکہ لا علاج ہے۔ لہٰذا اس مرحلہ کو بڑے تحمل سے گذارنا چاہیئے۔

آنحضرت صلعم کا طب پر اعتماد:

احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی طور پر طب پر اعتماد کرتے اور دوسروں کو بھی نصائح کرتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان فرمایا کہ ایک رات کا واقعہ ہے کہ حضورؐ نماز ادا فرما رہے تھے جب آپؐ نے سجدے کے وقت زمین پر ہاتھ رکھا تو اس پر بچھو نے ڈنک مارا۔ چنانچہ آپؐ نے اس بچھو کو اپنے نعل مبارک سے مار ڈالا اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا کہ یہ بچھو بھی کیسی ملعون چیز ہے کہ یہ نمازی یا غیر نمازی کسی کو بھی نہیں چھوڑتا (یا نبی یا غیر نبی کے الفاظ استعمال فرمائے۔ یہ شک راوی کی جانب سے ہے) پھر آپؐ نے نمک اور پانی منگوا کر ایک برتن میں ڈالا اور اسے اپنی انگلی پر جہاں بچھو نے ڈسا تھا ڈالنے لگے اور ساتھ ہی اس پر معوذتین پڑھنے لگے۔" (زاد المعاد جلد سوم، مترجم ص ۳۲۵)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھر والوں کے متعلق بھی یہی طرزِ عمل تھا۔ جب کوئی بیمار ہوتا تو اسے معالج کی طرف توجہ دلاتے، حدیث درج ذیل ہے:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں سے کسی کو بخار ہوتا تو آپؐ اس کے لئے جَو کا دلیا بنانے کا حکم دیتے۔ (زاد المعاد جلد سوم مترجم ص ۵۳)

دوسری حدیث ملاحظہ ہو:

حضرت ہلال بن یساف رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مریض کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے، آپؐ نے فرمایا، طبیب کو بلا بھیجو! اس پر کسی نے کہا، اے اللہ کے رسولؐ کیا آپ یہ فرما رہے ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا، ہاں بیشک اللہ تعالیٰ نے بیماری اتاری ہے تو اس کی دوا بھی اتاری ہے۔ (زاد المعاد جلد ۳ ص ۹۹)

عطائی معالج:

آج کل عطائیت بہت فروغ پا رہی ہے اور یہ لوگ دولت کمانے کے لئے انسانی جان سے بھی

کھیلنے سے دریغ نہیں کرتے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے اشخاص کو دوا دینے سے منع فرمایا ہے جو مستند نہ ہو ، حدیث درج ذیل ہے :

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

"جس شخص نے علاج کیا درآنحالیکہ اس سے قبل اسے علاج معالجہ کا کچھ علم نہ تھا اس حال میں (مریض کو اگر نقصان ہو گیا تو) ذمہ داری اس معالج پر ہے ۔"

احادیث سے فنِ جراحت کا ثبوت اور معالجاتِ نبوی :

آج کل یہ فن ترقی کے عروج پر ہے ۔ دل اور دماغ جیسے پیچیدہ امراض کا آپریشن ہو رہا ہے ۔ مگر اس کا مقصد یہ تو نہیں ہو سکتا کہ یہ اب اہل مغرب نے ایجاد کیا ہے ۔ آئیے اپنے بزرگوں کے چودہ سو سال قبل کا واقعہ دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ وہ کس حد تک اس میں عبور رکھتے تھے ۔

حضرت علی رضؓ کی روایت ہے کہ ایک شخص کی عیادت کے لئے حضور رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ میں حاضر ہوا ۔ اس شخص کی کمر میں (پھوڑے کا) ورم تھا ۔ لوگوں نے عرض کی ، اس میں پیپ پڑ چکی ہے ۔ آپ نے اسکا شگاف (آپریشن) کرنے کا حکم دے دیا ۔ حضرت علیؓ کا بیان ہے ، میں نے اسی وقت شگاف دے دیا اور رسول کریمؐ وہاں موجود رہے ۔" (زاد المعاد ، جلد دوم)

یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ وہ لوگ عملِ جراحی میں ماہر ہوں گے ۔ کیونکہ بغیر علم آپؓ کس طرح شگاف دے سکتے تھے ؟

حضرت اسماء بنت عمیس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ تم جلاب کے لئے کیا استعمال کرتی ہو ؟ انہوں نے عرض کیا ، "شبرم !"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"حارٌ ۔ حارٌ" (یہ گرم ہے ، یہ گرم ہے) (زاد المعاد جلد دوم ص ۸۰)

کتاب المفردات کے باب خواص الادویہ میں شبرم کو چوتھے درجہ کی گرم خشک دوا کہا گیا ہے ۔

حضرت اسماءؓ نے کہا ، پھر میں نے سنا ؔ سے جلاب لیا تو حضورؐ نے ارشاد فرمایا :

"اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہو سکتی تو وہ سنا میں ہوتی "

لہ یہ سنا مکی کے نام سے مشہور ہے ۔

کتاب المفردات کے باب خواص الادویہ میں ثنا کو ہر خلط کی مسہل، درد کمر، عرق النسا، ذات الجنب، وجع الورک، وجع المفاصل، پیٹ کے کیڑوں، دردسر، درد شقیقہ اور مرگی میں مفید قرار دیا ہے۔

جَو کے دلیہ کا پانی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تبلایا جاتا کہ فلاں شخص کو درد ہے اور وہ کھانا نہیں کھا رہا، تو آپؐ فرماتے "تلبینہ بناؤ اور اسے چٹاؤ" اور فرماتے "مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ پیٹ کو اس طرح دھو ڈالتا ہے جیسے کوئی اپنے چہرے کی میل کچیل صاف کرے" (زاد المعاد جلد دوم ص ۹۵)

زیت :

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ ذات الجنب کی بیماری کے سلسلے میں زیتون اور ورس کی تعریف فرمایا کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، ص ۳۸۸)

حنا (مہندی)

حضرت سلمٰیؓ سے روایت ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھنسی نکلتی یا کانٹا وغیرہ چبھ جاتا تو حضورؐ مجھے ارشاد فرماتے کہ اس پر مہندی لگاؤں۔ (مشکوٰۃ المصابیح، ص ۳۸۸)

شہد :

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص ہر ماہ تین روز صبح کے وقت شہد چاٹے گا، اسے کوئی بڑی بیماری لاحق نہیں ہوگی" (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۹۱)

شہد ایک دوا بھی ہے اور غذا بھی، یعنی دوائے غذائی، سائنس اور طب اب اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ شہد ایک مکمل غذا ہونے کے ساتھ دوا بھی ہے۔ اور اس میں تمام حیاتین شامل ہیں۔

ذریرہ :

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک سے روایت ہے، انہوں نے بتایا،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ میرے ہاں تشریف لائے اور میری انگلی میں پھنسی نکلی ہوئی تھی، تو آپؐ نے پوچھا، کیا تمہارے پاس زریرہ ہے؟ میں نے عرض کی، ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا، زریرہ اس پر رکھو!" (زاد المعاد، ج ۲، ص ۹۳)

احادیث میں اغذیہ کے بارے راہنمائی:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غذاؤں کے بارے میں ہماری راہنمائی کے لئے ہدایات دی ہیں، اور ان کی خاصیتوں کا ذکر کیا ہے۔ چند ایک کا ذکر درج ذیل ہے:

گائے کا دودھ شفا بخش ہے:

حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"تم لوگ گائے کے دودھ کو اپنے لئے لازم قرار دے لو کیونکہ یہ شفا بخش ہے اور اس کا گھی دوا ہے۔" (زاد المعاد جلد ۲، ص ۱۵۷)

برنی کھجور:

حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"تمہاری کھجوروں میں بہترین کھجور برنی ہے۔ وہ روگ کو دور کرتی ہے، اس میں کوئی روگ نہیں!"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ غذائیں:

احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ بعض غذاؤں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم خصوصی طور پر پسند فرماتے، ان میں جن غذاؤں پر تحقیق کی گئی ہے، ان سے بڑے اچھے نتائج نکلے ہیں۔ ذیل میں چند ایک کا ذکر کیا جا رہا ہے:

گوشت:

حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا:
"دنیا و جنت دونوں جگہ سب کھانوں کا سردار گوشت ہے۔" (زاد المعاد جلد ۲، ص ۱۷۱)

کھجور اور مکھن :

سلمہ کے بیٹوں عطیہؓ اور عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ "ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، سو ہم نے آپؐ کی خدمت میں مکھن و کھجوریں پیش کیں کیونکہ آپؐ یہ پسند فرماتے تھے"
(زادالمعاد مترجم، جلد سوم ص ۴۴۶)

دودھ :

اس کے متعلق ترمذی شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ملتا ہے :
کوئی ایسی چیز نہیں جو طعام اور مشروب دونوں کا کام دیتی ہو مگر دودھ۔ (زادالمعاد ج ۲ ص ۱۳۱)

کدو :

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک درزی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر اپنے ہاں بلایا میں بھی آپؐ کے ساتھ گیا۔ صاحب خانہ نے جَو کی روٹی اور شوربہ پیش کیا۔ شوربے میں کدو گوشت تھا۔ پس میں نے دیکھا کہ آپؐ کدو کے ٹکڑے پیالے میں سے تلاش کر کے نکالتے تھے، اس دن سے میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا" (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۶۲)

حلوا اور شہد :

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد کو پسند فرماتے تھے"
(مشکوٰۃ المصابیح، ص ۳۶۴)

ہنڈیا سے نیچے کا کھانا :

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپؐ کو ہنڈیا کے نیچے کا کھانا ناپسند تھا" (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۶۶)

احادیث میں امراض اور انکے علاج کا ذکر

استطلاق بطن : حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ ان کے بھائی کو استطلاق بطن

کا مرض لاحق ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا علاج شہد کے ساتھ کیا۔ (مشکوٰۃ ص۳۸۹)

بچوں کا خناق :

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غدرہ کا علاج قسط کے ساتھ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۹۱)

آشوب چشم :

حضرت صہیبؓ کی روایت ہے کہ انہیں آشوب چشم کا عارضہ لاحق تھا، جس کو مدنظر رکھتے ہوئے انہیں کھجور کھانے سے منع فرما دیا۔ (زاد المعاد جلد دوم ص۹)

عمش (آنکھوں کا چندھیانا)

حضرت ابو ہریرۃؓ کی روایت میں ہے کہ ان کی ایک کنیز کو عمش کی بیماری تھی۔ چنانچہ جب انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کھمبی کا پانی آنکھوں کے لئے شفا ہے تو انہوں نے اسی سے اپنی کنیز کا علاج کیا اور وہ اچھی ہو گئی۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۹۱)

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عرق النساء کی دوا جنگلی بکری کی گاچی ہے، اسے پگھلا کر تین حصے کر لئے جائیں، پھر تین دن تک ایک ایک حصہ نہار منہ استعمال کیا جائے۔" (زاد المعاد، جلد دوم ص۸)

احادیث میں صحت کی اہمیت :

نظامِ طب کا بنیادی مقصد انسانی صحت کی حفاظت ہے۔ ان احادیث نبویہ کو ملاحظہ فرمائیں، جن سے حفظانِ صحت کے بہترین اصول مہیا ہوتے ہیں :

۱۔ حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عشاء سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا سخت ناپسندیدہ تھا۔

۲۔ حضرت ابو ہریرۃؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"فطری امور پانچ ہیں : (الف) ختنہ کرانا (ب) زیر ناف کے بال لینا (ج) ناخن کٹوانا،

(د) بغلوں کے بال لینا (ح) اور لبوں کے بال کتروانا۔

۳۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب تم کسی علاقے میں طاعون کی وبا کی خبر سنو تو وہاں نہ جاؤ، اور اگر تم ایسے علاقے میں ہو جہاں وبا پھیل چکی ہو تو وہاں سے باہر نہ جاؤ" (زاد المعاد جلد سوم، ص ۲۱۵)

۴۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کو دینِ فطرت کا حصہ قرار دیا، ان میں سے ایک بات راویؓ کو یاد نہ رہی، باقی نو یہ ہیں:

(۱) لبیں کٹوانا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک میں پانی ڈالنا (۵) ناخن کٹوانا (۶) انگلیوں کے جوڑ دھونا (۷) بغلیں لینا (۸) زیرناف بالوں کو صاف کرنا۔۔ (۹) استنجا کرنا۔

صحت کی اہمیت کا اندازہ، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات سے بخوبی ہو سکتا ہے، علاوہ ازیں آپؐ نے فرمایا:

"نعمتوں میں سب سے پہلے قیامت کے روز صحت کی باز پرس ہوگی!"

ہم شکرگزار ہیں۔۔

- ۔۔ ان خریداران حضرات کے جن کے ذمہ دو دو سال کی رقوم (سالانہ زرِ تعاون) باقی تھیں۔ اس کے باوجود انہوں نے وی پی واپس کر کے ادارہ کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا جبکہ انہیں وی پی۔پی، روانہ کرنے سے ایک ماہ قبل مطلع بھی کر دیا گیا تھا۔
- ۔۔ ان ایجنسی ہولڈروں کے جو ادارہ کی کافی لمبی رقمیں دبا کے بیٹھے ہیں، اور جن کو باوجود سینکڑوں خطوط لکھنے کے، جواب تک لکھنے کی توفیق نہ ہوئی۔
- ۔۔ ان اصحابِ ثروت کے، جو اپنے اخراجات کے لئے ہزار ہا روپے خرچ کر دیتے ہیں، لیکن دینی پرچے مفت پڑھنا اپنا حق سمجھتے ہیں۔
- ۔۔ ان اصحابِ علم و قلم کے، جن کو ہر ماہ محض قلمی تعاون کی بنا پر پرچہ مفت ارسال کیا جاتا ہے لیکن ان کے رشحاتِ قلم سے "ترجمان" کے صفحات آج بھی خالی ہیں۔ (معذرت کے ساتھ۔ ادارہ)